"سیکشن - بی"

سوال نمبر ۲-

اسلام میں توحید کے نظریے کی وضاحت کریں۔ انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اس کی وضاحت کریں۔

جواب:

توحید:

توحید کے معانی ہیں کہ اس بات کا یقین کرنا:

1۔ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی خالق ہے۔
2۔ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی مالک ہے۔
3۔ وہ اکیلا ہی اس کائنات کا نظام ہستی چلا رہا ہے
4۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

وضاحت:

انسانیت پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان عقیدہ توحید ہے۔ یہ تمام عقائد اسلام کی جان ہے اور دوسرے تمام عقائد میں سب سے پہلا ہے۔ یہ اسلام میں داخل ہونا کا دروازہ ہے۔ جس کے مطابق "اللہ ایک ہے وہی ساری کائنات کا خالق ہے وہی مالک ہے وہی رازق ہے وہی مشکل کشا ہے وہی دائمی ہے اور صرف وہی عبادت کے لائق ہے۔" حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت محمدؐ (خاتم النبیین) تک جتنے بھی پیغمبر اور رسول آئے

سب سے عقیدہ توحید کی تبلیغ کی اور [illegible] نے اس کے لیے بے پناہ مشکلات کا سامنا بھی کیا۔ حضرت محمدؐ کے بعد علما کرام اور ہر امت محمدی کے فرد پر اس کی تبلیغ کی ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:

اور زمین میں یقین کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں اور خود تمہاری جانوں کے اندر کیا تم دیکھتے نہیں۔

اسلام میں توحید کی اہمیت:

توحید کلمے کا پہلا اہم جز ہے اور اس کا دروازہ ہے یعنی اسلام میں داخل ہونے کا دروازہ عقیدہ توحید ہے۔

حدیث شریف کا مفہوم ہے۔

"اسلام ایک قلعہ ہے اور اس کا دروازہ توحید ہے۔"

عقیدہ توحید اللہ تعالیٰ کو اکیلا ہی عبادت کے لائق ماننے کا نام بھی ہے۔ اور یہی توحید اسلام کی بنیاد ہے۔ یعنی پورا کا پورا دین اسلام اس بات کے گرد گھومتا ہے۔

شرک:

"خدا کے ساتھ کسی اور کو ذات یا صفات یا عبادات میں شریک کرنا شرک کہلاتا ہے۔"

اگر کوئی انسان عقیدہ توحید کا منکر ہے یعنی اللہ کو ایک ماننے یا صرف اسی کو عبادت کے لائق ماننے سے انکاری ہے یعنی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک یا برابر سمجھتا ہے تو وہ شرک کرتا ہے اور اس قسم کے لوگوں کے لیے اسلام میں کوئی جگہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ شرک کرنے والوں کو کبھی معاف نہیں کرے گا اور ان کا مستقل ٹھکانہ جہنم ہے۔

شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ "عقائد پر شک و شبہ ہونا بھی شرک ہے"

توحید کی اقسام:

اسلام میں توحید کی 3 اقسام ہے۔

1) توحید فی الزات
2) توحید فی صفات
3) توحید فی الفعال

1) توحید فی الزات:

یعنی اللہ کی ذات ایک ہی ہے اور یہ کبھی تقسیم نہیں ہو سکتا یعنی اس کے ساتھ کوئی شریک ہی نہیں ہو سکتا۔ اللہ کی واحدانیت خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کے سورۃ الاخلاص میں بیان کی ہیں جس کا ترجمہ ہے

" اللہ تعالیٰ ایک ہی۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس

سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے۔

2 توحید فی الصفات:

یعنی اس بات کا یقین کرنا کہ جو صفات اور خوبیاں اللہ تعالیٰ کی ہے وہ کسی اور کی نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ کے "۹۹" صفاتی نام ہے جو کسی اور کے نہیں ہو سکتا۔ قرآن میں ارشاد ہے

مفہوم:

کہ نہ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ آیت الکرسی سورۃ البقرہ

3 توحید فی الفعال:

اس بات کا یقین کرنا کہ جو کام اللہ تعالیٰ کر سکتا ہے کوئی اور نہ تو وہ کام کر سکتا ہے اور نہ کبھی کر پائیں گے۔ یعنی اللہ کا سب سے بڑا شہکار انسان ہے کوئی بھی انسان کو نہیں بنا سکتا۔ وہی خدا پیدا بھی کرتا ہے اور وہی خدا انسان کو موت بھی دیتا ہے۔ یعنی صفات کسی اور میں نہیں۔

انفرادی زندگی میں عقیدہ توحید کی وضاحت:

سرورکائنات

۱۔ حضرت دو جہاں محمدؐ نے جو توحید کا خالص ترین

ترین عقیدہ پیش کیا اور جو تعلیمات دیے اس کا
ایک اثر ہوا کہ وہ لوگ جو خدا کا نام لینے سے گریزہ
تھے ایسا ہو گئے کہ انہیں پر اللہ کے سوا کوئی بھی
نظر نہیں آتا تھا اس کی راہ میں اپنا جان. مال
اہل و عیال سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہو گئے - اور چلتے
پھرتے، اٹھتے بیٹھ ہر حال میں اس کی یاد میں
لگ گئے اور انسان کی انفرادی زندگی میں گہرا
اثرات مرتب کئے. اس میں چند ایک درج ذیل ہیں

۱) محبت الٰہی :-

عقیدہ توحید کو مانتے ہی جب انسان پر
اللہ کے صفات و جلال کے اثرات آنے لگتے ہیں تو اس کا
اپنے رب سے قرب بڑھتا رہتا ہے. جتنا انسان قرب
الٰہی میں لگاتے ہیں اتنا ہی وہ خدا کے قریب پہنچتا ہے
اور خدا بھی اپنے اس بندے پر مہر کرتا ہے - قرآن
میں ارشاد ہے

ترجمہ:

" ایمان والے سب سے زیادہ محبت اللہ سے کرتے ہیں "
جیسا کے انسان محبت الٰہی میں گرتے چلتا ہے انسان
کے دل میں وسعت پیدا ہونے لگتی ہے -

وسعت نظر:

انسان کا کی زندگی پر عقیدہ توحید کا

ایک گہرا اثر یہ بھی ہے کہ وہ انسان کی نگاہ میں وسعت پیدا کرتا ہے۔ اور پھر وہ اس دنیا میں اور اس کی چیزوں پر اللہ تعالیٰ کے تعلق سے نگاہ ڈالتا ہے۔ اور اپنا سب کچھ اس کی نذر کرتا ہے پھر وہ دنیا کی دوستی و دشمنی بس اللہ اور اس کے دین کی غرض سے کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں وہ کبھی تنگ نظر نہیں ہوتا۔

عزت نفس:

اللہ تعالیٰ پر ایمان انسان کو پستی اور ذلت سے اٹھا کر عزت نفس اور خودداری کے بلند ترین درجے پر پہنچا دیتا ہے۔ جب تک انسان اپنے رب سے نا آشنا رہتا ہے اسکو اپنی عزت کی اصلیت کا پتہ نہیں چلتا۔ جب وہ اپنے رب سے جڑ جاتا ہے اور اس کو اللہ کی دین پھیلانے کا زرائع خود کو سمجھا لیتا ہے اور اسکی عزت نفس کا احساس ہوتا ہے اور اسکو اپنے اشرف المخلوقات کا اصل مطلب سمجھ جاتا ہے۔ جیسا کے اقبال کا شعر ہے

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے۔

بہادری کا جذبہ:

توحید انسان میں بہادری کا جذبہ

پیدا کرتا ہے وہ انسان جو اپنے مال ، جان کو کھونے سے ڈرتا ہے جو عقیدہ توحید سے جڑ جاتا ہے تو اس میں جزبہ جہاد بھی پیدا کرتا ہے اور وقت آنے پر اپنی جان ، مال اور اہل و اعیال بھی قربان کرنے سے نہیں کتراتا - اور جنگ کے موقع پر جب حضورؐ نے صحابہ کو جنگ کیلئے سامان جمع کرنے کو کہا تو حضرت ابوبکرؓ اپنا سب کچھ لے کر آگئے جب آپؐ نے پوچھا "ابوبکر گھر میں کچھ چھوڑ آئے ہو تو آپؓ نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا نام"۔

صبر و توکل:

عقیدہ توحید کے ماننے والوں کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور دنیاوی مشکلات اور مصائب کا سامنا رہا۔ تمام انبیا کرام، اصحابہ کرامؓ پر توحید کی تبلیغ میں مشکلات آئی لیکن انہوں نے ہمیشہ صبر و تحمل سے کام لیا اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے رہے۔ انسان دنیاوی معاملات میں بھی اپنے رب کریم پر مکمل بھروسا کرنے لگتا اور یہ ان کے ایمان کو اور مضبوط کرتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے

ترجمہ:

اور مومنوں کو اللہ پر ہی توکل کرنا چاہیے۔

CamScanner

۷۔ **عقیدہ توحید کے اجتماعی زندگی پر اثرات:**

عقیدہ توحید کے
انفرادی زندگی کی طرح اجتماعی زندگی پر بھی گہرے
اثرات ہیں۔ آپؐ نے انصار اور مہاجرین کو سب سے
پہلے قوم پرستی اور وطن پرستی سے نکال کر امن، بھائی
چارہ، ہمدردی، عدل، مساوات اور حقوق و فرائض
کا درس دیا۔ اور انھوں نے بھی آپؐ کی تائید کرتے ہوئے
ایسے لازوال رشتے بنائے جو اس سے پہلے کبھی موجود نہیں
تھے۔ درج ذیل انسان کے اجتماعی زندگی کے اثرات ہیں۔

① **مساوات:**

مساوات کے معانی برابری کے ہیں۔ یعنی تمام
انسان برابر ہیں۔ عقیدہ توحید انسان کو نسل پرستی
و قوم پرستی سے نکال کر سب کو برابر کرتی ہے۔ حضورؐ
نے اپنے آخری خطبے میں بھی فرمایا۔
"کہ تمام لوگ برابر ہیں کسی عجمی کو عربی پر اور کسی
عربی کو عجمی پر کوئی برتری نہیں، سوا تقویٰ کے"

۲ **بھائی چارہ:**

عقیدہ توحید معاشرے میں امن و بھائی چارے
کا درس دیتی ہے۔ جب انسان اس عقیدے سے جڑ جاتا
ہے تو وہ آپس میں ایک دوسرے کا احساس کرنے لگتے۔
اور ان کے حقوق کا بھی خاص خیال کرتے۔ جیسا کے قرآن

CS CamScanner

میں ارشاد ہے۔

ترجمہ:

تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہے۔

عقیدہ کے رو سے ہجرت مدینہ کے بعد انصار اور مہاجرین کی بھائی چارے کی مثالیں آج بھی سرِ فہرست ہے۔

حقوق و فرائض:

عقیدہ توحید کے ذرائع ہی ہمیں حقوق و فرائض کا پتہ لگا۔ ان حقوق و فرائض کو پورا کرکے ہمیں معاشرے میں مساوات اور بھائی چارے کی فضا قائم کر سکتے ہے۔ حقوق العباد کو پورا کرکے ہم آپس کے معاملات ٹھیک طرح سے ادا کر سکتے ہیں۔

خلاصہ:

عقیدہ توحید ہی انسان کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا درس دیتی ہے۔ اسی عقیدہ کے اثرات ہمارے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر بھی ہوتے ہیں۔ انفرادی زندگی میں عقیدہ توحید انسان میں محبت الٰہی، وسعت نظر، بہادری، صبر و تحمل پیدا کرتی ہے اور انسان کے عزت نفس اور وقار کو برقرار رکھتی ہے۔

اجتماعی زندگی میں بھی عقیدہ توحید ہمیں مساوات، بھائی چارے، حقوق اللہ و حقوق العباد کو پورا کرنے

کا درس دیتی ہے اور انسان کو انسان سے اشرف المخلوقات بنا دیتی ہے۔

سوال نمبر ۴

نماز اسلام میں عبادت کا بنیادی ستون ہے۔ اس کے سماجی، اخلاقی اور روحانی اثرات کا تجزیہ کریں

جواب:

نماز:

نماز دین کا ستون اور بنیادی ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے۔ نماز مسلمان کی پہچان ہے یعنی نماز ہی ایک مسلمان کو دوسرے مذاہب کے لوگوں سے الگ کرتی ہے۔ یہاں یہی نماز انسان کو گناہ سے محفوظ کرتی ہے۔ ایک مسلمان پر دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔

فرضیت:

نماز دس نبوی کو فرض کی گئی ہے دس نبوی کو جب آقا مومنین، احمد مجتبیٰ، خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ "شب معراج" کے موقع پر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے آسمانوں کے سفر پر گئے۔ تو اللہ نے آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے امت کو نماز تحفے میں دی۔ اس بات سے نماز کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ نماز نے انسان کے سماجی اخلاقی اور روحانی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہے